جدید اردو شاعری اور بین الاقوامیت

ڈاکٹر عرفان پاشا
شعبہ اردو
ایجوکیشن یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

GLOBALIZATION AND URDU POETRY

Irfan Pasha, PhD
Department of Urdu, University of Education,
Faisalabad Campus, Faisalabad

Abstract

Urdu literature is not limited to content and form anymore. Under the influence of Internationalism, Urdu has adopted many words, terms, places and personalities as its subject matter. Its literature also underwent the process of Internationalization along with the society. In this fashion modern Urdu poetry is teemed with such objects which are of global nature. These terms, names and places are coming from the entire world of today. This article deals with the impacts of globalization on Urdu incorporating examples from modern Urdu literature.

Keywords:
منصور آفاق، زاہد منیر عامر، اردو، شاعری، بین الاقوامیت، اسما، اماکن، شخصیات، انٹرنیٹ، لاسلکی

دورِ حاضر میں کسی ملک، معاشرے، قبیلے یا فرد کے لیے یہ ممکن نہیں رہا کہ وہ خود کو باقی دنیا سے الگ تھلگ رکھ سکے۔ نقل و حمل کے جدید ذرائع، معلومات کی فراوانی اور تیز ترین رفتار نے دنیا کے تمام معاشروں اور ان میں بسنے والے انسانوں کو ایک دوسرے کا دست نگر بنا دیا ہے۔ مصنوعی سیاروں سے کنٹرول کی جانے والی لاسلکی نشریات، انٹرنیٹ اور مواصلاتی ترسیل کے دیگر ذرائع نے ارضی فاصلے معدوم کر دیے ہیں۔ آج ہر آدمی اپنے گھر بیٹھ کر اپنے کمپیوٹر کی ایک کلک کے ذریعے پوری دنیا سے منسلک رہتا ہے اور اسی لیے اسے گلوبل ولیج یا گلوبل ہٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اسی مجازی قربت کی وجہ سے دنیا بھر میں ہونے والے واقعات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تہذیب کے دوسرے مظاہر کی طرح اردو ادب نے بھی یہ اثر قبول کیا ہے۔ اسی لیے اردو ادب میں دیگر زبانوں کے اشیا و افعال، دنیا کے مختلف خطوں اور ان میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات، اور دنیا کی اہم شخصیتوں کا ذکر بڑے تواتر سے کیا جاتا ہے۔ عالم گیریت کی بڑھتی ہوئی تہذیبی آمیزش نے اس میں مزید اضافہ اور تیز رفتاری پیدا کی ہے جس کی وجہ سے اردو زبان و ادب اب الگ تھلگ جزیرے پر واقع نہیں بلکہ عالمی گاؤں سے مربوط ہے اور اردو ادب سمجھنے کے لیے بھی بین الاقوامی حالات و واقعات سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن کا مقصد صرف بین الاقوامی اشخاص، واقعات، اشیا و افعال اور اماکن کا اردو ادب سے ارتباط دکھانا ہے۔

اسما: جدید اردو شاعری میں ایسے اسما کی بھرمار نظر آتی ہے جن کا تعلق دیگر ممالک سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے نظریات اور اپنے کام کی وجہ سے عالمی برادری کے لیے محترم قرار پائے ہیں اور دنیا بھر میں ان کی عزت اور توقیر کی جاتی ہے۔ ہمارا معاشرہ اور ہمارا ادب بھی عالمی معاشرے اور عالمی ادب سے مربوط ہے جس کی وجہ سے ہمارے شاعروں نے اور بالخصوص جدید شاعروں نے اپنی شاعری میں ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جو ہماری سرزمین سے نہیں بلکہ دنیا کے کسی اور حصے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن کسی نہ کسی سطح پر فکری معنوی یا عملی لحاظ سے ان کی اہمیت مسلم ہے۔ ان شخصیات پر مکمل نظمیں بھی لکھی گئی ہیں، ان کے نام نظمیں اور کتابیں معنون بھی کی گئی ہیں اور ان کا ذکر ضمنی اور جزوی طور پر بھی کیا گیا ہے۔ یہ ان اسما کی مکمل فہرست نہیں لیکن درج ذیل چند مثالوں سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اردو ادب اور بالخصوص اردو شاعری کس طرح عالمی لسانی و ادبی دھارے سے مربوط ہے۔

ظفر اقبال:

گڈ بائی جوآن جیکسن وولف
ویل کم شن پیاؤ تانگ شاں چے (۱)

احمد حماد:

صدی کی عبقری خیزی نے بھی نہ پیدا کیا
وہ ذہن نیــــــــٹشــــــے جس کو کمال مرد کہے (۲)

خورشید رضوی:

میری زندگی اب
انا کے جزیرے میں سلکرک کی زندگی ہے
کوئی لمس، کوئی صدا، کوئی خوشبو، کوئی ذائقہ، کوئی چہرہ
شناسا نہیں ہے (جزیرہ) (۳)

شیخ ایاز:

رات کے پردے پر
میں نے ہیمنگوے کی فلم
''کچھ ہونا اور کچھ نہ ہونا''
میں لارین بٹکال اور ہمفری بوگارٹ دیکھے (۴)

بودلیئر!
تو بچپنے میں
لافورگ کو نہیں
لطف اللہ بدوی کو پڑھ
اور میری طرح
شاعری کر دکھا (۵)

میں نے ''ویسٹ منسٹر ایبے'' میں سوچا
جب بیکن اور شیکسپیئر دونوں فنا
ہو چکے ہیں
تو کیا ان کی قبروں پر لگے سنگ لحد کو
اس بات کی پرواہ ہے
کہ شیکسپیئر والے ڈرامے کس نے لکھے تھے (۶)

بین الاقوامی اداروں کے قیام کی وجہ سے ان کے لیڈر بھی ہمارے لیے انجان شخصیات نہیں۔اس کے علاوہ سیاست، کھیل، شوبز اور دیگر شعبوں سے وابستہ عالمی شخصیات بھی ہمارے روزمرہ میں شامل ہو چکی ہیں۔ایسی شخصیات کے نام پر مبنی عنوانات والی بھی بہت سے نظمیں اردو میں مل جاتی ہیں جن میں ان شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے یا ان کے حوالے سے کوئی تاثر لیا جاتا ہے۔ایسی چند نظموں کے عنوانات کی ایک مختصر سی غیر حتمی فہرست حسب ذیل ہے:

''بنجمن'' ازذی شان ساحل؛ای میل اور دوسری نظمیں؛ص۵۳

''پابلو نرودا'' ازجینت پرمار؛شعروحکمت؛حیدرآباد،انڈیا؛جولائی ۲۰۱۰ء؛ص۶۱۸

''پابلونیرودا کے لیےایک نظم'' ازانیس ناگی؛بیگانگی کی نظمیں؛ص۵۸۸

''ترک شاعرناظم حکمت کےافکار'' ازفیض احمدفیض؛غبارایام؛ص۲۶

''جرادہ (صیدون کی شہزادی)'' اززاہدمنیرعامر؛تراعکس آئنوں میں۵۷

''چارلی چپلن'' ازسیدکاشف رضا؛سویرا؛لاہور؛مئی۲۰۱۲ء؛ص۱۷۵

''داغستان کےملک الشعرارسول حمزہ کےافکار''ازفیض احمدفیض؛سروادی سینا؛ص۹۳

''ڈیکارٹ سے......'' حماد؛س ن؛ترےخیال کاچاند؛لاہور؛جہانگیربکس؛ص۴۸

''رچرڈ گبرئیل سےایک مختصرمکالمہ''حماد؛س ن؛ترےخیال کاچاند؛لاہور؛جہانگیربکس؛ص۶۲

''سوچنےدو(آندرے وزبیسن سکی کےنام)ازفیض احمدفیض؛سروادی سینا؛ص۴۷

''سُوچی کیاچاہتی ہے؟'' ازذی شان ساحل؛ای میل اوردوسری نظمیں؛ص۶۹

''محبت کی دیوی وینس سےایک سوال'' حماد؛س ن؛ترےخیال کاچاند؛لاہور؛جہانگیربکس؛ص۴۰

''نیلسن منڈیلا۔۔آزادی تیرانام'' ازکشورناہید؛خیالی شخص سےمقابلہ؛ص۸۸

''یاسر عرفات کےلیےایک نظم'' ازپروین شاکر؛انکار؛ص۱۶۶

اماکن: جب دنیا گلوبل ویلج بن گئی ہے تو جغرافیائی حد بندیاں کم از کم ثقافتی اور تہذیبی سطح پر معدوم ہو گئی ہیں۔فاصلے سمٹ جانے سے بین الاقوامی تناظر میں اماکن کی سطح پر ارتباط بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ہمارے مقامات اور لوگوں کا تعلق دیگر مقامات اور لوگوں سے استوار ہو گیا ہے۔بین الاقوامی سفر کی شرح اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔اردو کے بہت سے شاعر ادیب دنیا بھر کے دیگر ممالک میں مقیم ہیں۔ان وجوہات کی بنیاد پر ان کی شاعری میں ان اماکن کا در آنا فطری اور حقیقی ہے جن کا تعلق کلاسیکی معانی میں اردو دنیا سے نہیں بنتا۔یہی وجہ ہے کہ اب اردو ادب اور شاعری میں شاید ہی کوئی ایسا ملک یا مقام ہو گا جس کا تذکرہ نہ ملتا ہو۔مسلمان تو مسلم امہ کے نظریے کے تحت بھی خود کو ساری اسلامی دنیا کا باشندہ سمجھتے تھے (یعنی ہر ملک ملک

ماست کہ ملک خدائے ماست) لیکن اب جدید عالم گیر تناظر میں ہر آدمی بین الاقوامی شہری یا انٹرنیشنل سٹیزن(International Citizen) بن گیا ہے لہٰذا جغرافیائی فرق اب زیادہ معنی نہیں رکھتا۔

خورشید رضوی:

مرا ذرہ ذرہ جاگتا ہے
بغداد ہوں میں، سرہند ہوں میں(۷)

محمد اظہار الحق:

تیرے فیضان سے باقی ہیں اقلیمیں ہماری
سلامت بصرہ و بغداد تیرے نام سے ہیں(۸)
اسی مٹی سے زیتون کے باغ اگائیں گے
یہی غرناطہ، یہی سسلی ہے جیسی بھی ہے(۹)
جو خائف تھے غزل میں ذکر بغداد و بخارا سے
وہ خوش ہوں میں نے اب ذکر لب و رخسار کر ڈالا(۱۰)
نقشے پہ جھکے ہوئے ہیں اظہار
رے اور ختن کو ڈھونڈتے ہیں(۱۱)

ظفر اقبال

دھوم مچاتے گزرے ہیں
بوسنیا میں سے ہنومان
بیت المقدس کے اندر
کیسے گھسے ہوئے ہنومان
دھاک بٹھائے بیٹھے ہیں
کالوں پر گورے ہنومان(۱۲)

منصور آفاق

بندوق کے دستے پہ تحریر تھا امریکا
میں قتل کا بھائی کو الزام نہیں دیتا(۱۳)

سید ضمیر جعفری

میتھی سے وہ اٹا ہوا گل دان دیکھیے
جیسے گھسا ہو روس میں جاپان دیکھیے(۱۴)

احمد حماد:

جکارتہ سے رباط کے گرم ساحلوں تک
حیات ہم پر گوانتانامو بنی ہوئی ہے (گوانتانا موبے کے قیدی کی آواز) (۱۵)

تبسم کاشمیری:

......دیوار کے ساتھ سٹیریوڈیک اور وی سی آر
اور الماری میں لاس ویگاس کی عریاں فلمیں (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر) (۱۶)

تبسم کاشمیری:

دیکھو یہ ایتھیوپیا ہے
یہ انسانی روحوں کا ملبہ ہے
یہ انسانی روحوں کا کوڑا ہے (افریقا افریقا) (۱۷)

تبسم کاشمیری:

جشن کی صبح ہے
ایفریقا کے سرخ لہو کے جشن کی صبح ہے (مولائس کے خون کی صبح ہے) (۱۸)

تبسم کاشمیری:

آج ہیروشیما کے آسمانوں پر روحیں چیخ رہی ہیں
''نو مور ہیروشیما''
''نو مور ہیروشیما''
''نو مور ہیروشیما'' (نو مور ہیروشیما) (۱۹)

عالمی اماکن پر مبنی عنوانات والی بھی بہت سی نظمیں اردو میں مل جاتی ہیں جن میں ان مقامات کی سیاسی یا تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ ایسی چند نظموں کے عنوانات کی ایک مختصر سی فہرست حسب ذیل ہے:

''الجزائر کے ساحلوں پر'' از انیس ناگی؛ بیگانگی کی نظمیں؛ ص ۱۳۷
''الجزائر میں آخری دن'' از انیس ناگی؛ بیگانگی کی نظمیں؛ ص ۶۲۷
''ایک ترانہ مجاہدین فلسطین کے لیے'' از فیض احمد فیض؛ غبار ایام؛ ص ۱۲
''ایک نغمہ کربلائے بیروت کے لیے'' از فیض احمد فیض؛ غبار ایام؛ ص ۱۰
''پیکنگ'' از فیض احمد فیض؛ دست تہ سنگ؛ ص ۲۶
''سنکیانگ'' از فیض احمد فیض؛ دست تہ سنگ؛ ص ۲۷
''جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے طلبا کے لیے'' از ذی شان ساحل؛ ای میل اور دوسری نظمیں؛ ص ۸۲

اشیاوافعال: عالم گیرلین دین،تجارت،معیشت،سائنس وٹیکنالوجی اورمواصلاتی ترسیل کی سہولت اور بین الاقوامی ادغام کے نتیجے میں اردوزبان نے دیگرزبانوں کے اشیاوافعال بھی اپنائے ہیں۔اشیا کے نام اپنانا ہماری مجبوری ہے کیوں کہ زیادہ تر چیزیں باہر کے ملکوں میں بنتی ہیں اورہم انھیں صرف استعمال کرتے ہیں لہٰذاوہ جوبھی ان کا نام رکھتے ہیں ہمیں صارف کی حیثیت سے اُسے قبول کرنا پڑتا ہے۔اشیا کے مقامی نام رکھنے یاان ناموں کومؤردکرنے کا رجحان بھی کم ہے،دوسرے ان اشیا کے جوبین الاقوامی طور پراستعمال کی جاتی ہیں اگرنام تبدیل کیے جائیں تو عالمی تناظر میں ان کی تفہیم مشکل ہوجاتی ہے۔اس لیے زیادہ تر باہر سے آنے والی اشیا،آلات اورکھانوں وغیرہ کے وہی نام برقرار رہ جاتے ہیں جوان کے اپنے اصلی ملک یاعلاقے میں لیے جاتے ہیں۔اردومیں الفاظ کے ساتھ ساتھ افعال بھی دیگرزبانوں سے ورود کرچکے ہیں ان میں سے کچھ ترجمہ کرکے اورکچھ جوں کے توں اردو کے ساتھ ملاکر مرکب صورت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔اردوشاعری میں سب سے پہلے انگریزی زبان کے الفاظ استعمال کرنے کا تجربہ اکبرالہ آبادی نے کیا۔حالؔی کے ہاں بھی بعض الفاظ کا استعمال مل جاتا ہے۔لیکن ہمارے دور میں تو یہ اثر بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔اب ان اشیاوافعال کی اردوشاعری میں موجودگی اوراستعمال کی چندمثالیں ملاحظہ ہوں:

ظفراقبال

کس نے سکھلائے یہ داؤ
کس کالج کے پڑھے ہوئے (۲۰)

ہنو مان کو دیجیے
پتا کسی بک شاپ کا (۲۱)

ہنومان اصلی ہوں گے
ہم کو تو لگتے ہیں فیک
بیڑی سے آغاز کیا
اب پیتے ہیں گولڈ فلیک
آپ جدھر سے بھی دیکھیں
ہنومان ہیں موزیک (۲۲)
بیٹھ کے چوٹی پر
کیجیے ٹیبل ٹاک

ایک بندریا سے
ہو گئے انٹر لاک(۲۳)
میں ان شیریں لبوں کو دیکھ کر مچلا ہوں برحق
چلو، ضد ہی سہی، بچہ ہوں ٹافی چاہتا ہوں(۲۴)

منیر نیازی:

تھکے لوگوں کو مجبوری میں چلتے دیکھ لیتا ہوں
میں بس کی کھڑکیوں سے یہ تماشے دیکھ لیتا ہوں(۲۵)

سید ضمیر جعفری:

''اسٹور''اس طرف تو ''کچن''دوسری طرف
''بلب''اس طرف ٹنگے ہیں ''بٹن''دوسری طرف(۲۶)
ہم 'نیوٹرل' ہیں خارجہ حکمت کے باب میں
''نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں''(۲۷)
لطف اس مشاعرے میں ملا کاک ٹیل
جمنا کا رس بھی آن ملا ہے چناب میں(۲۸)

طارق ہاشمی:

رکھا ہوا تھا گھومتا گلوب سامنے
جہاں جہاں پہ شہر تھا ، غزال ڈر گئے(۲۹)
جانے کس دریچے میں عکس یار تھا محفوظ
ہاتھ رکھ کے بیٹھا ہوں حافظے کے mouse پر(۳۰)

افتخار نسیم:

اس قدر چھایا ہے وہ میرے رگ و پے پر نسیم
کرنا چاہا اور نمبر اس کا ڈائل ہو گیا(۳۱)

منصور آفاق:

دل میں چونا پھری قبروں کے اِمج ہیں منصورؔ
کیسے میں زندہ و شاداب دکھائی دیتا(۳۲)

کس نے بنایا وقت کا پہلا کلوز شارٹ
آنکھوں کے کیمرے کے فسوں کار زوم سے(۳۳)
لگتا ہے تو بھی پارک میں موجود ہے کہیں
مہکی ہوئی ہے شام ترے پرفیوم سے(۳۴)
میں چاہتا ہوں تیرے ستارے پہ ایک شام
ای میل اور بھیج نہ شہر نجوم سے(۳۵)

اسی طرح اردو نظموں میں بھی انگریزی اور دیگر زبانوں کے الفاظ بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ان میں زیادہ تر تعداد ان الفاظ اور اصطلاحات کی ہے جن کا تعلق ایسی اشیا اور مظاہر سے ہے جو دیگر ملکوں اور معاشروں سے ہمارے ہاں ورود کر آئے ہیں۔ان کا جب اردو نظموں میں ذکر کیا جاتا ہے تو ان سے متعلق الفاظ بھی شاعری میں جگہ پا جاتے ہیں۔چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

جینت پرمار:

ماس میڈیا نے مظلوم کی چیخ کو
شوروغل کر کے دفنا دیا قبر میں (پابلو نرودا)(۳۶)

تبسم کاشمیری:

پونے آٹھ بجے ٹائلٹ، آٹھ بجے ناشتہ،......
اور ساڑھے آٹھ بجے گھر سے باہر (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر)(۳۷)

جس کے نیچے ایکرائیلیک کا کمبل ہے اور کمبل تلے فوم بیڈ
......دیوار کے ساتھ سٹیریو ڈیک اور وی سی آر
اور الماری میں لاس ویگاس کی عریاں فلمیں (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر)(۳۸)

ہم رہتے ہیں ایک کیپسول میں
ایک بہت بڑے کیپسول میں (کیپسول لائف)(۳۹)

ان کے ہاتھوں میں تھیں کئی ہزار دنوں کی فائلیں
جن میں درج تھے فاقوں کے شیڈول

اور پچیس برسوں میں ملنے والی پروٹین کی قلیل مقدار (وقت کا ابوالہول) (۴۰)
ایک چھوٹے ٹرک میں سپیکر پر چلتی ہوئی ٹیپ (ایک جاپانی گلی کا منظر) (۴۱)

سیمنٹ اور کنکریٹ کا لامتناہی بوجھ
لوہے اور فولاد پر اذیت وزن
اور جوہری دھماکوں کی راکھ کا ڈھیر (اس صدی کی سوگوار ہوا) (۴۲)

احمد حماد:

کبھی جب چیٹ کے دوران میں
تیرے کسی بے ساختہ فقرے پہ ہونٹوں کی زمینوں پر
ہنسی کے پھول کھلتے ہیں (Web Cam......اور ادھوری ملاقات) (۴۳)

بڑا دل چاہتا تھا تیرے پاس اک کیمرہ ہوتا
تو تیری قوس و قزح سی ہنسی کو اپنی ونڈو کی فضا میں
رنگ بھرتے دیکھ سکتا
اور اب یہ ہے کہ تیرے پاس ہے ویب کیم
اور میں تیرا بارش میں دھلے پھولوں سا چہرہ دیکھ سکتا ہوں (۴۴)

تمہارے قرب میں تو کیکٹس سے
پھول جھڑتے ہیں (تمہیں کیسے کہوں) (۴۵)

رفیق سندیلوی

بالائی تہوں پر بہتا ہے
ازلوں سے پیرافین (اک مائع آتش گیر) (۴۶)

خشک ڈنٹھل
اور پولی تھین کے مردہ لفافوں کو چباتا (وہی مخدوش حالت) (۴۷)

اسی لمحے
بچے کو رکھا گیا
انکیوبیٹر میں (پروں کے تلے) (۴۸)

میں بدن کے بے نمو اندھے کنویں سے
تین بائی پانچ فٹ کی
قبر جیسی کھاٹ سے نکلا (قبر جیسی کھاٹ میں)(۴۹)

مگر مچھ نے مجھے نگلا ہوا ہے
اک جنین ناتواں ہوں (مگر مچھ نے مجھے نگلا ہوا ہے)(۵۰)

ناک کے نتھنے میں
نلکی آکسیجن کی لگی ہے
گوشہ لب رال سے لتھڑا ہے (برادہ اڑ رہا ہے)(۵۱)

طارق ہاشمی:

نوسیاروں سے کچھ آگے
دل اک دسواں سیارہ ہے (۵۲)

زاہد منیر عامر:

لیجیے میں تو چلا......ایک ضروری میٹنگ
گفتگو جاری رہے گی اپنی (گفتگو ہے کہ کٹی ڈور)(۵۳)

جیون کی ندیا کے کنارے
ہائے ہیلو تک آسمٹے (پگھلتا جیون)(۵۴)

دنیا اک بلڈوزر ہے
جو روز کچل دیتا ہے مجھے (۔۔۔لیکن خواب نہیں مرتے)(۵۵)

واقعات: عالمی سطح پر ہونے والے واقعات اب صرف اپنے علاقوں یا ملکوں کو ہی متاثر نہیں کرتے اور نہ ہی صرف اپنے علاقوں تک محدود رہتے ہیں بلکہ ان کا اثر بہت دور دور تک محسوس کیا جاتا ہے۔اس کی سب سے بڑی مثال نائن الیون کا واقعہ ہے جس نے ساری دنیا پر اپنے اثرات مرتب کیے ہیں۔اس کی طرح جنگیں،

تجارتی اور دفاعی معاہدے،نسلی فسادات، دریافتیں ایجادات،نظریات، تاج پوشی،معزولی،انتخابات، سزائیں اور دیگر ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کا تعلق عالمی معاشرے سے ہے اور ایسا کوئی ایک واقعہ بعض اوقات عالمی دھارے کا رخ موڑ دیتا ہے اور بعض اوقات اس سے اس کرہ ارض کا ایک بہت بڑا حصہ اثر پذیر ہوتا ہے اس لیے عالمی اہمیت کے واقعات آج کل پہلے کی نسبت زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ ہمارے شاعر و ادیب بھی ان کی اہمیت سے واقف ہیں اور اردو زبان کے ادب کا قاری بھی ان واقعات میں دل چسپی محسوس کرتا ہے۔اس لیے اردو شعرا نے اپنی شاعری میں عالمی واقعات کو بھی پیش کیا ہے۔

محمود شام:

تم تو کہتے تھے کہ اب رقص بسمل ختم ہوا
وحشتیں اب نہ کسی گھر میں کبھی اتریں گی (سرد جنگ کے خاتمے پر)(محمود شام)(۵٦)

کشور ناہید

صفا اور مروا کی سرزمین
تیل اور ڈالر کے خودساختہ خداؤں کو بتا دے
کہ تیرے بدو بیٹے
نجف و کربلا کی گلیوں میں رہنے والوں کے
دودھ شریک بھائی ہیں (سکڈ میزائل کی تربت پر)(۵۷)

ڈاکٹر وزیر آغا:

خود اپنے تن کی گرمی سے پگھلنا
موم ہو جانا
عنانا کا خود اپنی کوکھ کے اندر اتر جانا
سفیدی اور سیاہی کا چمکنا
ایک ہو جانا (چرنوبل)(۵۸)

عدنان محسن:

گھبرا گئے ہیں
جنہوں نے تجھے اپنے ناپاک قدموں تلے
روندنے کا ارادہ کیا تھا
ملالہ! تو ارض وطن کا اجالا

ملالہ ترے غم کے روبرو
سرنگوں ہے ہمالہ (ملالہ تجھے کامیابی مبارک)(۵۹)

بین الاقوامی اشیا، اماکن، شخصیات، افعال اور واقعات کی یہ پیش کش اردو ادب اور بالخصوص شاعر کے لیے ایک بالکل نیا تجربہ ہے اور اس کی مثال اردو کی کلاسیکی شاعری میں شاذ و نادر ہی ملے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کی کلاسیکی شاعری کی تخلیق کے قدیم زمانے میں باہمی ارتباط اس قدر نہ تھا۔ بین الاقوامیت کے مظہر نے معاشروں میں ربط بڑھانے کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کے ادب کو بھی متاثر کیا ہے اور اسی کے ماتحت جدید اردو شاعری بین الاقوامی عناصر سے بھری پڑی ہے۔ مستقبل میں جیسے جیسے یہ بین الاقوامی اثرات ہمارے معاشرے میں مزید سرایت کریں گے ویسے ویسے ادب میں بھی ان کا اظہار فزوں تر ہوتا چلا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) ظفر اقبال، رطب و یابس، لاہور، جنگ پبلشرز، ۱۹۹۱، ص ۲۲۲

(۲) حماد، ترے خیال کا چاند، لاہور، جہانگیر بکس، س ن، ص ۶۱

(۳) خورشید رضوی، امکان، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴، ص ۵۳

(۴) قاضی مقصود گل (مترجم)، اے آہو چشم کدھر، (شاعر: شیخ ایاز)، کراچی، سندھیکا اکیڈمی، ۲۰۱۰، ص ۱۱۶

(۵) قاضی مقصود گل (مترجم)، اے آہو چشم کدھر، (شاعر: شیخ ایاز)، کراچی، سندھیکا اکیڈمی، ۲۰۱۰، ص ۱۷۳

(۶) ایضاً، ص ۱۴۹

(۷) خورشید رضوی، امکان، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴، ص ۶۰

(۸) محمد اظہار الحق، پانی پہ بچھا تخت، کراچی، مکتبہ دانیال، ۲۰۰۳، ص ۲۱

(۹) ایضاً، ص ۳۶ (۱۰) ایضاً، ص ۳۸ (۱۱) ایضاً، ص ۴۶

(۱۲) ظفر اقبال، اب تک، جلد دوم، لاہور، ملٹی میڈیا افیئر ز، ۲۰۰۵، ص: ۱۰۳۱

(۱۳) منصور آفاق، نیند کی نوٹ بک، لاہور، اساطیر، ۲۰۰۴، ص ۱۰۰

(۱۴) سید ضمیر جعفری، نشاط تماشا، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۳، ص ۶۵

(۱۵) حماد، ترے خیال کا چاند، لاہور، جہانگیر بکس، س ن، ص ۱۱۲

(۱۶) تبسم کاشمیری، پرندے پھول تالاب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶، ص ۵۰۴۔۵۰۵

(۱۷) ایضاً، ص ۵۱۸ (۱۸) ایضاً، ص ۵۲۸ (۱۹) ایضاً، ص ۵۴۹

(۲۰) ظفر اقبال، اب تک، جلد دوم، لاہور، ملٹی میڈیا افیئر ز، ۲۰۰۵، ص ۱۰۴۴

(۲۱) ایضاً، ص ۱۰۴۷ (۲۲) ایضاً، ص ۱۱۱۸ (۲۳) ایضاً، ص ۱۰۲۳

(۲۴) ایضاً،ص۹۴۴

(۲۵) منیر نیازی،ایک اور دریا کا سامنا،اسلام آباد،دوست پبلی کیشنز،۲۰۰۸،ص۳۸۰

(۲۶) سید ضمیر جعفری،نشاط تماشا،لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۳،ص۱۲۱

(۲۷) ایضاً،ص۵۴۹ (۲۸) ایضاً،ص۵۵۰

(۲۹) طارق ہاشمی،دستک دیا دل،فیصل آباد،مثال پبلشرز،۲۰۱۰،ص۱۲۶

(۳۰) ایضاً،ص۴۷

(۳۱) افتخار نسیم،آبدوز،لاہور ٹی اینڈ ٹی پبلشرز،۲۰۰۳،ص۱۸۵

(۳۲) منصور آفاق،نیند کی نوٹ بک،لاہور،اساطیر،۲۰۰۴،ص۱۰۴

(۳۳) ایضاً،ص۱۰۵ (۳۴) ایضاً،ص۱۰۵ (۳۵) ایضاً،ص۱۰۵

(۳۶) جینت پرمار،مشمولہ شعر و حکمت،حیدر آباد،انڈیا،جولائی ۲۰۱۰ء،ص۶۱۸

(۳۷) تبسم کاشمیری،پرندے پھول تالاب،لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۶،ص۵۰۵

(۳۸) ایضاً،ص۵۰۴۔۵۰۵ (۳۹) ایضاً،ص۵۰۱ (۴۰) ایضاً،ص۶۲۱

(۴۱) ایضاً،ص۶۱۱ (۴۲) ایضاً،ص۵۸۰

(۴۳) حماد،ترے خیال کا چاند،لاہور،جہانگیر بکس،س ن،ص۱۲۹

(۴۴) ایضاً،ص۱۳۰ (۴۵) ایضاً،ص۱۱۵

(۴۶) رفیق سندیلوی،غار میں بیٹھا شخص،لاہور،کاغذی پیرہن،۲۰۰۷،ص۱۵۷

(۴۷) ایضاً،ص۱۳۷ (۴۸) ایضاً،ص۸۳ (۴۹) ایضاً،ص۶۹

(۵۰) ایضاً،ص۶۳ (۵۱) ایضاً،ص۵۱

(۵۲) طارق ہاشمی،دستک دیا دل،فیصل آباد،مثال پبلشرز،۲۰۱۰ء،ص۱۱۶

(۵۳) زاہد منیر عامر،نظم مجھ سے کلام کرتی ہے،لاہور،تناظر مطبوعات،۲۰۰۷،ص۱۲۰

(۵۴) زاہد منیر عامر،۲۰۰۷ء،نظم مجھ سے کلام کرتی ہے،لاہور،تناظر مطبوعات،۲۰۰۷،ص۱۰۴

(۵۵) ایضاً،ص۴۷

(۵۶) ناصر زیدی(مرتب)،پاکستانی ادب ۲۰۰۰ء،اسلام آباد اکادمی ادبیات،۲۰۰۱،ص۶۱

(۵۷) کشور ناہید،خیالی شخص سے مقابلہ،لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۲،ص۴۷

(۵۸) فیصل ہاشمی(مرتب)،مگر ہم عمر بھر پیدل چلے ہیں،(شاعر: ڈاکٹر وزیر آغا)،لاہور،کاغذی پیرہن، ۲۰۰۷،ص۱۱۹

(۵۹) عدنان محسن،راوی،جی سی یونی ورسٹی،لاہور،۲۰۱۲،ص۲۲۰